سوال

نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کی صورتیں اور کون سا وٹہ سٹہ باطل ہوگا؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

نغار یا عام لوگوں کی اصطلاح میں جسے وٹہ سٹہ کہتے ہیں شریعت اسلامیہ نے اسے حرام قرار دیا ہے اور اس سے منع بھی کیا ہے؛ کیونکہ اس میں خواتین کے حقوق سلب ہوتے ہیں اور ان پر ظلم ہوتا ہے، نیز حقِ ولایت میں غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا جاتا ہے۔

م :(1415)

م :(1417)

م :

ہ سٹہ کی تین صورتیں ہیں :

1-

ن-(18/427)میں ہے کہ :
تہی

2-
تو یہ صورت تمام علمائے کرام کے متفقہ فیصلے کے مطابق ممنوعہ صورت ہے۔

م شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"الأم"(6/198)

ن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"الاستذکار"(5/465)

ن رشد رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"بدایۃ المجتہد"(3/80)

ر کے جائز نہ ہونے کا حکم بیٹی یا بہن پر ہی نہیں بلکہ اس میں وہ تمام لڑکیاں شامل ہیں جو کسی شخص کی زیرِ ولایت ہو۔

انچہ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"شرح صحیح مسلم"(9/201)

م جمہور علمائے کرام کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ یہ شادی حرام ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، لیکن حنفی فقہائے کرام شادی کے ہوجانے پر اسے برقرار رکھتے ہیں، چنانچہ وہ دونوں لڑکیوں کیلیے مہر مثل واجب ٹھہراتے ہیں، جس پر ان کا کہنا ہے کہ حق مہر کے آنے سے یہ
ط(5/105)، بدائع الصنائع(2/278)

3-

کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے، چنانچہ بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ یہ بھی ممنوعہ صورت ہے؛ کیونکہ صرف یہ شرط لگانا ہی شغار ہونے کیلیے کافی ہے کہ میں اس شرط پر اپنی زیر ولایت لڑکی تم سے بیاہ دوں گا کہ تم مجھ سے اپنی زیر ولایت لڑکی کو بیاہ دو، یہ ظاہری حضرات کا موقف ہے، نیز اس موقف

انچہ حنبلی فقیہ خرقی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"مختصر الخرقی"(ص238)، اسی طرح دیکھیں : "المحلی"از : ابن حزم(9/118)

ے کو شیخ ابن باز رحمہ اللہ اور دائمی فتوی کمیٹی نے بھی اپنایا ہے، چنانچہ ان کے فتاوی میں ہے کہ :
تہی
"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ – پہلا ایڈیشن"(18/427)

م :(1416)کی روایت ہے جسے ابن نمیر عبید اللہ سے وہ ابوزناد سے اور وہ اعرج اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا، اور شغار یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو کہے : تم مجھ سے اپنی بیٹی بیاہ دو میں تم سے اپنی بیٹی بیاہ دیتا ہوں، یا تم مجھ سے اپنی بہن کی شادی کر

خ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"مجموع فتاوى ابن باز"(20/280)

سی طرح انہوں نے ایک اور مقام پر یہ بھی کہا ہے کہ :

تہی

"فتاوى نور على الدرب" لابن باز(21/26)

ئے کرام عربی زبان میں "وجہ الشغار" -شغار کی ایک صورت- سے موسوم کرتے ہیں اور ان کے ہاں اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ابھی تک دخول نہیں ہوا تو اسے فسخ کرنا مستحب ہے، لیکن دخول کے بعد اس نکاح کے صحیح ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے، ساتھ میں اکثر فقہائے کرام کے ہاں اس میں مہر مثل ہو گا یا مقرر کردہ

تہ"(2/132) میں ہے کہ :

ئے گا کہ کسی [illegible] 100 [illegible] 100 [illegible] 50 نتہی

اس کو شغار کی ایک صورت اس لیے کہا جاتا ہے کہ :

تہی

"حاشية العدوي على كفاية الطالب الرباني "(2/52)

ز جمہور اہل علم کے ہاں یہ شغار نہیں ہے ; کیونکہ ہر لڑکی کو حق مہر دیا جا رہا ہے۔

چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"الأم "(5/83)

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر شرط کے ساتھ ولی حق مہر بھی مقرر کریں اور کہیں : میں نے اپنی بیٹی کی شادی تم [illegible] 100 [illegible] 100 [illegible] 50 "

"المغني"(7/177)

ن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نکاحِ شغار کی ممانعت کا سبب جاننے کے متعلق اختلاف ہے :

کہا گیا ہے کہ : ایک شادی کو دوسری شادی سے مشروط کہا گیا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : یہاں علت یہ ہے کہ ایک لڑکی کو دوسری لڑکی کے عوض میں بیاہ دیا گیا ہے اور اس سے دونوں میں سے کسی لڑکی کو کوئی فائدہ نہیں ہے ، یعنی لڑکی کو حق مہر میں کچھ بھی نہیں ملا ، بلکہ حق مہر ولی کے مفاد میں چلا گیا کیونکہ ولی اپنی زیرِ ولایت لڑکی کے عوض بیوی حاصل کر لیتا ہے اور یہ دونوں

تاہم اگر شرط کے ساتھ ساتھ حق مہر مقرر کر دیں تو پھر ممانعت کا سبب زائل ہو جائے گا اور صرف ایسی شرط باقی رہ جائے گی کہ جس کا نکاح کے درست ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا ، امام احمد سے یہ صراحت کے ساتھ منقول ہے" انتہی

"زاد المعاد في هدي خير العباد"(5/99)

ں :(5122) مسلم :(1415) میں مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے وٹہ سٹہ کی شادی سے منع فرمایا" اور وٹہ سٹہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کی شادی دوسرے سے اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی پہلے شخص سے کر دے اور ان میں سے کسی کا

ں حدیث کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"الأم "از : امام شافعی(6/197)

لہ پر ایسے شواہد ہیں کہ وٹہ سٹہ کی یہ تعریف نافع رحمہ اللہ کے الفاظ ہیں :

ں :(6960) میں عبید اللہ بن عمر العمری کہتے ہیں کہ مجھے نافع نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث "[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا" نے نافع سے کہا : "یہ شغار کیا چیز ہوتی ہے ؟"

ے"

ح "(2/700) میں کہتے ہیں :

تہی

لہ صحیح مسلم کی روایت جسے ابن نمیر عبید اللہ سے وہ ابو زناد سے اور وہ اعرج اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ [illegible] نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ، اور شغار یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو کہے : تم مجھ سے اپنی بیٹی بیاہ دو میں تم سے اپنی بیٹی بیاہ دیتا ہوں ، یا تم مجھ سے اپنی بہن کی شادی کر دو اور میں

بنا پر جو موقف جمہور علمائے کرام نے اپنایا ہے یہ زیادہ قوی اور راجح ہے ؛ چنانچہ اگر لڑکی کیلیے مہر مثل مقرر کیا گیا اور خاوند لڑکی کا ہم پلہ بھی تھا اور لڑکی اس پر راضی بھی ہو تو یہ نکاحِ شغار نہیں ہے۔

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"مجموع الفتاوى "(34/126)

ت کو شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ ان سے نکاح بدل کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر میاں بیوی دونوں اس شادی پر راضی ہوں اور اسے مکمل حق مہر بھی ملے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

یا :

تہی

"فتاوى شيخ محمد بن ابراهيم "(10/159)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :

دلائل کا واضح مفہوم یہی تقاضا کرتا ہے کہ اگر مناسب حق مہر، رضا مندی اور ہم پلہ خاوند ہو تو اس میں کوئی مانع نہیں ہے" انتہی
"الشرح الممتع علی زاد المستقنع "(12/174)

تاہم اگر ہم اس نکاح کو صحیح کہہ بھی دیں تو پھر بھی شادی کیلیے ایسا طریقہ نہیں اپنانا چاہیے۔

ں : (10/158) میں کہتے ہیں :
تہی

م :

ٹہ سٹہ کی شادی ایسی صورت میں ہو جس کے بارے میں علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ یہ ممنوعہ شغار ہے تو پھر وہ شادی باطل ہے اور جمہور اہل علم کے ہاں اسے فسخ کرنا لازمی ہے، پھر دوبارہ سے تجدید نکاح کیا جائے۔

"المدونۃ الکبری "(2/98) کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ سے استفسار کیا گیا :
گا؟
اس پر امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا : ہر حال میں نکاح فسخ ہو گا" انتہی

م شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"الأم "(6/198)

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"المغنی "(10/42)

تیہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"الاستذکار "(16/203)

انچہ مندرجہ بالا مکمل تفصیلات کے بعد :
یا :
تہی
"فتاوی شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ "(10/160)

خ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"فتاوی نور علی الدرب "از : ابن باز(21/39)

، یہ گزر چکا ہے کہ حنفی فقہائے کرام ایسی صورت میں نکاح کو درست کہتے ہیں اور وہ دونوں میں سے ہر ایک لڑکی کیلیے مہر مثل واجب قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ اگر کوئی شخص اس مسئلے میں ان کی بات پر عمل کرے یا وہ ایسے علاقے میں ہے جہاں کی اکثریت حنفی ہے، یا وہاں کی عدالتوں میں حنفی مذہب کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں نکاح فسخ نہیں ہو گا؛ کیونکہ اجتہادی مسائل میں یہ اصول کار فرما ہوتا ہے۔

بن قدامہ رحمہ اللہ احناف کے علاوہ دیگر تمام جمہور علمائے کرام کے مطابق بغیر ولی کے نکاح کو باطل قرار دینے کے بعد کہتے ہیں کہ :
تہی
"المغنی "(7/6)

ن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"الفروع "(11/218)

یخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا :
"نکاحِ حلالہ کے متعلق اگر کوئی شخص کسی ایسے عالم کی تقلید کرتا ہے جو اسے جائز قرار دیتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟"
ہا :
گا۔

نادیا کسی کی تقلید کرتے ہوئے حلالہ کو پہلے جائز سمجھ لیا اور حلالہ کروا کر عورت کو اپنے عقد میں لے لیا پھر بعد میں اسے اس کے حرام ہونے کا علم ہوا تھا قوی موقف یہی لگتا ہے کہ اب اسے حلالہ کی شکل میں دوبارہ عقد میں آنے والی بیوی کو چھوڑنا اس پر واجب نہیں ہے، تاہم مستقبل میں ایسا کرنا منع ہو گا، گزشتہ
"مجموع الفتاوی "(152-32/151)

جہ بالا مکمل تفصیلات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا نکاح صحیح ہے، تاہم مستقبل میں ایسا کام کرنے سے روکا جائے گا، جیسے کہ یہی موقف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے پہلے بیان کیا ہے۔

واللہ اعلم.